حافظ عبیداللہ　　　　　قسط نمبر ۴

حضرت مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی

چند غلط فہمیوں اور تلبیسات کا ازالہ

روایت ''لا مھدی الا عیسیٰ بن مریم'' کے بارے میں

ائمہ حدیث کی آراء

سب سے پہلے ہم اس روایت کے بارے میں چند ائمہ حدیث کی آراء ذکر کرتے ہیں، اس کے بعد ہم اس کی سند پر بات کریں گے۔

شارح مشکوٰۃ ملا علی قاریؒ

لکھتے ہیں ''ثم اعلم أن حدیث : لا مھدی الا عیسیٰ ابن مریم ضعیف باتفاق المحدثین''

جان لو کہ ''لا مھدی الا عیسیٰ'' والی حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد 10، صفحہ 101، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ محمد بن علی الشوکانیؒ

''لا مھدی الا عیسیٰ بن مریم : قال الصغانی موضوع '' اس حدیث کے بارے میں امام صغانی (حسن بن محمد الصغانی، وفات 650ھ) نے کہا ہے کہ یہ موضوع (من گھڑت) حدیث ہے۔

(الفوائد المجموعة فی الاخبار الموضوعة، صفحہ 439، طبع المکتب الاسلامی)

نوٹ: امام صغانیؒ نے یہ بات اپنی کتاب ''الدُر المُلتقط فی تبیین الغلط'' میں ذکر کی ہے

(صفحہ 34، روایت نمبر 44، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام شمس الدین ذہبیؒ

''لا مھدی الا عیسیٰ بن مریم ، وھو خبر مُنکر أخرجه ابن ماجة''

یہ روایت مُنکر ہے جسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(میزان الاعتدال، جلد 4، صفحہ 107، مؤسسۃ الرسالۃ، فی ترجمة محمد بن خالد جَندی)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ

''والحدیث الذی فیه لا مھدی الا عیسیٰ بن مریم رواہ ابن ماجة وھو حدیث ضعیف''

وہ حدیث جس میں ہے کہ نہیں مہدی مگر عیسیٰ بن مریم اور جو ابن ماجہ نے روایت کی ہے ضعیف ہے۔

(منھاج السنة النبویة، جلد 4 صفحات 101 و 102، و جلد 8 صفحہ 256)

علامہ محمد عبدالعزیز فرہارویؒ

یہ بیان کرتے ہوئے کہ احادیث متواترہ میں یہ بات آئی ہے کہ مہدی اہل بیت میں سے ہوں گے اور وہ زمین میں حکمرانی بھی کریں گے اور ان کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوگی، آگے بیان کرتے ہیں کہ اِن متواتر روایات کے خلاف اگر کوئی روایت ہے تو وہ صحیح نہیں، اور انہی روایات میں سے ''لا مھدی الا عیسی'' والی روایت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وکذا ما قِیل أنہ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم مستدلاً بحدیث لامھدی الا عیسیٰ بن مریم لأن <u>الحدیث لا یصح</u>......'' اسی طرح جو یہ کہا جاتا ہے کہ مہدی تو حضرت عیسیٰ بن مریم ہی ہیں اور دلیل میں یہ حدیث پیش کی جاتی ہے کہ نہیں مہدی مگر عیسیٰ بن مریم (تو یہ استدلال بھی صحیح نہیں) کیونکہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

(النبراس فی شرح شرح العقائد، صفحہ 315)

اِس روایت کی سند

آیئے اب اس روایت کی سند پر بات کرتے ہیں، اس روایت میں ایک راوی ہے ''محمد بن خالد الجَندی الصنعانی'' اس کے بارے میں امام ذہبیؒ لکھتے ہیں:۔

''قال ابوالفتح الازدي : مُنکر الحدیث، وقال الحاکم: مجھول ، قلتُ : ھو صاحب الحدیث المُنکر : لا مھدي الا عیسیٰ بن مریم'' ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ منکرالحدیث ہے (یعنی منکر حدیثیں روایت کیا کرتا تھا)، امام حاکمؒ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے، میں کہتا ہوں (یعنی امام ذہبیؒ کہتے ہیں) کہ اسی راوی نے یہ منکر حدیث روایت کی ہے لا مھدی الا عیسیٰ بن مریم۔

(تاریخ الاسلام للذھبی، جلد 4، صفحات 1193و1194، طبع دارالغرب الاسلامی)

امام جرح وتعدیل حافظ جمال الدین مزیؒ لکھتے ہیں:۔

''وقال الحافظ البیھقي : ھذا حدیث تَفَرَّد بہ محمد ابن خالد الجَندي ، قال ابوعبداللہ الحافظ : محمد بن خالد رجل مجھول، واختلفوا في اسنادہ......'' امام بیہقیؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث (یعنی لا مھدي الا عیسیٰ) صرف محمد بن خالد جَندی نے روایت کی ہے، ابوعبداللہ الحافظ (یعنی امام حاکمؒ) نے فرمایا ہے کہ: محمد بن خالد ایک مجہول شخص ہے، نیز اس روایت کی سند میں اختلاف بھی ہے (جس راوی سے محمد بن خالد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اسکا نام ابان بن صالح ہے اور کہیں ابان بن ابی عیاش ہے۔ ناقل)۔

(تھذیب الکمال، جلد 25، صفحہ 149، طبع مؤسسۃ الرسالۃ)

پھر آگے لکھتے ہیں:۔

''قال البیھقي: فرجع الحدیث الی روایۃ محمد بن خالد الجَندي ، وھو مجھول، عن أبان بن أبي عیاش وھو متروک............ والأحادیث في التنصیص علی خُروج المھدي أصح اسناداً

وفيها بيان كونه من عترة النبي ﷺ '' امام بیہقیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث محمد بن خالد جَنَدی کی طرف لوٹتی ہے اور وہ مجہول راوی ہے، اور (ایک روایت میں۔ناقل) وہ ابان بن ابی عیاش سے روایت کرتا ہے جو کہ متروک راوی ہے ......(آگے لکھتے ہیں)...... وہ احادیث جن کے اندر خروج مہدی کا ذکر ہے ان کی سندیں زیادہ صحیح ہیں اور ان (صحیح روایات میں۔ناقل) میں یہ بیان ہوا ہے کہ مہدی آنحضرت ﷺ کی عترت سے ہوں گے۔

(تهذيب الكمال، جلد 25، صفحہ 150)

حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں:۔

''قال أبو الحسين محمد بن الحسين الآبري في كتاب مناقب الشافعي : محمد بن خالدهذا غير معروف عند أهل الصِّناعة من أهل العلم والنقل، وقد تواترت الأخبار واستفاضت عن رسول الله ﷺ بذِكر المهدي، وأنه من أهل بيته ، وأنه يملك سبع سنين، وأنه يملأ الارض عدلاً ، وأن عيسىٰ يخرج فيساعده على قتل الدجّال ، وأنه يؤم هذه الأمة، ويُصلي عيسىٰ خلفه، وقال البيهقي : تفرّد به محمد بن خالد هذا ، وقد قال الحاكم أبوعبدالله : هو مجهول '' محمد بن حسن آبریؒ نے مناقب الشافعیہ میں فرمایا ہے کہ یہ محمد بن خالد (الجَنَدی) اہل علم اور اہل نقل کے نزدیک غیر معروف ہے (یعنی مجہول ہے۔ناقل)، جبکہ مہدی کا ذکر تو آنحضرت ﷺ کی متواتر احادیث میں وارد ہوا ہے، جن میں یہ بیان ہوا ہے کہ مہدی آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوں گے، وہ سات سال تک حکومت بھی کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے ، اور یہ بھی بیان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے خروج کے بعد دجّال کو قتل کرنے میں وہ ان کی مدد بھی کریں گے، اور وہ (مہدی علیہ الرضوان) اس امت کی امامت بھی فرمائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے، اور امام بیہقیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ روایت صرف محمد بن خالد نے روایت کی ہے اور امام حاکمؒ نے فرمایا ہے کہ وہ مجہول ہے۔

(المنار المنيف في الصحيح والضعيف، صفحہ 142)

اس کے بعد حافظ ابن قیمؒ نے وہ احادیث ذکر فرمائی ہیں جن کے اندر ''حضرت مہدی علیہ الرضوان'' کا ذکر ہے اور پھر ان لوگوں کا رد کرتے ہوئے جو ''**لا مهدي الا عيسىٰ**'' والی روایت سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں لکھتے ہیں:۔

'' واحتجّ اصحاب هذا بحديث محمد بن خالد الجَنَدي المتقدم ، وقد بيَّنّا حاله ،وأنه لايصح ، ولوصحّ لم يكن فيه حُجّة، لأن عيسىٰ أعظم مَهدِي بين يدي رسول الله ﷺ وبين الساعة، وقد دلّت السنة الصحيحة عن النبي ﷺ على نزوله على المَنَارة البيضاء شَرقيّ دمشق وحُكمه بكتاب الله ، وقتله اليهود والنصارىٰ ، ووضعه الجزية، واهلاك أهل الملل في زمانه...... الخ'' یہ نکتہ نظر رکھنے والے خالد بن محمد الجَنَدی کی اس حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں جو پہلے گذری (یعنی **لا مهدي الا**

عیسیٰ ۔ناقل)اور(خالد بن محمد جندی) کا حال ہم پہلے بیان کر چکے، اور یہ حدیث بھی صحیح نہیں ہے، اور اگر (بالفرض) صحیح بھی ہو تو اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں (کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) آنحضرت ﷺ اور قیامت کے درمیان سب سے بڑے مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی تشریف لائیں کے (یہ توجیہ اس لئے ضروری ہے کہ) نبی کریم ﷺ کی صحیح احادیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) دمشق کے مشرقی حصہ میں سفید منارہ پر نازل ہوں گے، اور آپ نازل ہوکر اللہ کی کتاب (قرآن) کے مطابق فیصلے فرمائیں گے، اور یہود ونصاریٰ کو قتل کریں گے (اگر وہ ایمان نہ لائیں گے۔ ناقل)، اور جزیہ قبول نہیں کریں گے، اور ان کے زمانے میں تمام (باطل) ملتوں والے ہلاک کر دیے جائیں گے۔ (المنار المنیف، صفحہ 148)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں:۔

''محمد بن خالد الجَندي، بفتح الجيم والنون، المؤذن، مجهول'' محمد بن خالد جَندی، جیم اور نون پر زبر کے ساتھ، جنہیں مؤذن کہا جاتا ہے، یہ مجہول ہیں۔ (تقریب التهذیب، صفحہ 840، طبع دار العاصمہ)

امام ابن الجوزیؒ اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

''قال ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعيب النسائي : هذا حديث مُنكر، وقال البيهقي: تفرد بهذا الحديث محمد بن خالد الجَندي قال : قال أبوعبدالله الحاكم: محمد بن خالد رجل مجهول'' امام نسائیؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث مُنکر ہے، امام بیہقیؒ نے فرمایا کہ: یہ حدیث صرف محمد بن خالد جَندی نے بیان کی ہے اور امام حاکمؒ نے فرمایا ہے کہ: محمد بن خالد ایک مجہول شخص ہے۔

(العلل المتناهية في الأحاديث الواهية، جلد 1، صفحات 862و863، دار الکتب العلمیۃ)

کیا امام یحییٰ بن مُعینؒ نے محمد بن خالد جَندی کو ثقہ کہا ہے؟

قارئین محترم! ہم نے مختصر طور ائمہ حدیث وائمہ جرح وتعدیل کے بیانات آپ کے سامنے پیش کیے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت جس میں ہے کہ ''عیسیٰ بن مریم ہی مہدی ہیں'' صحیح نہیں بلکہ بعض ائمہ نے اسے موضوع بھی کہا ہے، نیز اس کا راوی محمد بن خالد جَندی مجہول الحال ہے، لہٰذا ایسی روایت اُن صحیح احادیث کے مقابلہ میں قابل قبول نہیں جن کے اندر یہ بیان ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان عترت رسول ﷺ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے، آپ کا نام ''محمد بن عبداللہ'' ہوگا (ملا علی قاریؒ ''يواطيء اسمه اسمي واسم ابيه اسم ابي'' کی تشریح میں لکھتے ہیں ''فيكون محمد بن عبدالله'' کہ آپ کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد 10، صفحہ 90 دار الکتب العلمیۃ بیروت)، نیز احادیث صحیحہ میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ آپ کے زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور پہلی نماز آپ ہی کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے۔

اس کے جواب میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ''محمد بن خالد جَندی'' مجہول نہیں ہے جیسے امام حاکمؒ نے کہا ہے بلکہ

امام یحییٰ بن معینؒ نے اسے ثقہ بتایا ہے اور حوالے کے طور پر حافظ ابن کثیرؒ کو پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ:۔

''**وليس هو بمجهول كما زعمه الحاكم بل قد رُوِي عن ابن معين أنه وَثَّقه**'' (محمد بن خالد جَنَدی) مجہول نہیں ہے جیسا کہ امام حاکمؒ نے گمان کیا ہے بلکہ امام (یحییٰ) بن معین سے یہ روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے اسے ثقہ کہا ہے۔ (البداية والنهاية، جلد 17، صفحہ 46، دار ابن کثیر)

اسی طرح امام ذہبیؒ کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے کہ:۔

''**ذكره ابن الصلاح في أماليه، ثم قال: محمد بن خالد شيخ مجهول، قلتُ وقد وثّقه يحيىٰ بن معين والله أعلم ......**'' ابن صلاحؒ نے اپنی امالی میں کہا ہے کہ محمد بن خالد مجہول ہے، میں (یعنی امام ذہبی۔ ناقل) کہتا ہوں کہ یحییٰ بن معینؒ نے اس کی توثیق کی ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(میزا ن الاعتدال، جلد 4، صفحہ 107، طبع دار الرسالۃ العالمیۃ)

تو حافظ ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ ابن معینؒ سے یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے محمد بن خالد جَنَدی کی توثیق کی ہے اور امام ذہبیؒ بھی فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن معینؒ نے اس کی توثیق کی ہے، اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ امام یحییٰ بن معینؒ کی طرف سے یہ توثیق کہاں بیان ہوئی ہے؟۔

اصل میں حافظ جمال الدین مزیؒ نے اپنی کتاب ''تہذیب الکمال'' میں امام آبریؒ کی ''مناقب شافعی'' کے حوالے سے ایک روایت ذکر کی ہے جس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ امام یحییٰ بن معینؒ نے محمد بن خالد الجَنَدی کو ثقہ کہا ہے، آیئے پہلے وہ روایت پوری پڑھتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ آیا اس روایت کے بل بوتے پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ امام یحییٰ بن معینؒ نے اس راوی کو ثقہ کہا ہے؟۔

''**قال ابو الحسن محمد بن الحسن الآبُريُّ الحافظ في مناقب الشافعي: أخبرني محمد بن عبدالرحمن الهَمَذاني ببغداد، قال: حدّثنا محمد بن مَخلَد وهو العطّار، قال: حدّثنا أحمد بن محمد بن المُؤَمَّل العَدَوِي، قال: قال لي يونس بن عبدالأعلى: جاء ني رجل قد وَخَطَه الشَّيبُ سنة ثلاثة عشر يعني ومائتين عليه مُبَطَّنة وأُزَيّر يسألني عن هذا الحديث، فقال لي: مَن محمد بن خالد الجَنَدي؟ فقُلتُ: لا أدري، فقال لي: هذا مؤذن الجَنَد وهو ثقة، فقُلتُ له: اَنتَ يحيىٰ بن معين؟ فقال: نعم ......الخ**'' یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک آدمی آیا جس پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو چکے تھے اور اُس نے کمبل اوڑھا ہوا تھا یہ سنہ 213 ہجری کی بات ہے، اُس آدمی نے مجھ سے اس حدیث (یعنی لا مهدي الا عيسىٰ۔ ناقل) کے بارے میں پوچھا اور کہا: یہ محمد بن خالد جَنَدی کون ہے؟، میں نے کہا: میں نہیں جانتا، تو اُس آنے والے نے کہا: یہ جَنَد کا مؤذن ہے اور ثقہ ہے، میں نے پوچھا: کیا آپ یحییٰ بن معین ہیں؟ تو اُس نے جواب دیا: ہاں۔

(تہذیب الکمال، جلد 25، صفحات 148 و 149، طبع مؤسسۃ الرسالۃ)

تو یہ ہے وہ حکایت جس کی بناء پر یہ کہا جاتا ہے کہ امام یحیٰی بن معینؒ نے محمد بن خالد جَنَدی کو ثقہ کہا ہے، لیکن یہ استدلال دو وجہ سے غلط ہے:۔

پہلی وجہ یہ کہ اس حکایت کی سند میں ایک صاحب ہیں ’’**احمد بن محمد بن المؤمل العدوی**‘‘ یہ مجہول الحال ہیں اور ہمیں اسماء الرجال کی کسی کتاب میں ان کے بارے نہیں ملا کہ یہ ثقہ تھے یا نہیں، خطیب بغدادیؒ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کے بارے میں نہ کوئی تعدیل ذکر کی اور نہ جرح (تاریخ بغداد، جلد 6، صفحہ 284، طبع دار الغرب الاسلامی)، حافظ ابن عساکرؒ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور وہاں بھی یہ بیان نہیں کیا کہ یہ صاحب ثقہ تھے یا نہیں (تاریخ دمشق المعروف بتاریخ ابن عساکر، جلد 5، صفحات 457و458، طبع دار الفکر بیروت)، لہٰذا یہ حکایت قابل اعتماد نہیں۔

دوسری وجہ یہ کہ اس حکایت کے اندر ’’یونس بن عبد الاعلیٰ‘‘ کا بیان ہے کہ جو اجنبی میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ ’’تم محمد بن خالد جَنَدی کو جانتے ہو؟‘‘ تو میں نے کہا کہ ’’نہیں میں نہیں جانتا‘‘ (یاد رہے کہ **لا مهدي الا عيسىٰ** والی روایت کے ایک راوی خود یہی یونس بن عبد الاعلیٰ بھی ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ میں محمد بن خالد جَنَدی کو نہیں جانتا۔ ناقل)، پھر اُس اجنبی نے مجھ سے کہا کہ ’’وہ جَنَد کے مؤذن ہیں اور ثقہ ہیں‘‘ تو میں نے اُس اجنبی سے پوچھا کہ ’’کیا آپ یحیٰی بن معین ہیں؟‘‘ اور اجنبی نے جواب دیا کہ ’’ہاں میں یحیٰی بن معین ہوں‘‘ یعنی اس حکایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یونس بن عبد الاعلیٰ اس سے پہلے یحیٰی بن معین کو نہیں جانتے تھے اور نہ انہیں کبھی دیکھا تھا بلکہ اُس آنے والے اجنبی نے انہیں بتایا کہ ’’میں یحیٰی بن معین ہوں‘‘، لہٰذا اِس حکایت کی بناء پر ہم ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ شخص واقعی امام یحیٰی بن معینؒ تھے یا کوئی اور، شاید یہی وجہ ہے کہ خود امام آبریؒ نے یہ حکایت ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ:۔

’’**ومحمد بن خالد الجَنَدی وان كان يُذكر عن يحيىٰ بن معين ماذكرتُه فانه غير معروف عند اهل الصناعة من اهل العلم والنقل**‘‘ اگرچہ محمد بن خالد جَنَدی کے بارے میں امام یحیٰی بن معینؒ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی جاتی ہے مگر اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ یہ راوی علم و نقل والے اہل فن (علماء حدیث و اسماء الرجال) کے ہاں غیر معروف ہے۔ (تہذیب الکمال، جلد 25، صفحہ 149)

امام ابو سعد عبد الکریم بن محمد بن منصور السمعانیؒ (وفات: 562ھ) نے بھی یحیٰی بن معینؒ کی اس بات کا ذکر یوں کیا ہے کہ ’’**قال يحيىٰ بن معين امام اهل الجَنَد وهو ثقة**‘‘ یعنی یحیٰی بن معینؒ نے کہا ہے کہ محمد بن خالد اہل جَنَد کا امام اور ثقہ ہے، لیکن امام سمعانیؒ نے اس کے بعد اپنا تبصرہ یوں فرمایا ہے کہ ’’**قلتُ وقد تكلموا فيه**‘‘ میں (یعنی امام سمعانی۔ ناقل) کہتا ہوں کہ اس راوی میں کلام کیا گیا ہے، نیز امام سمعانیؒ نے جو یحیٰی بن معینؒ سے اس کا ثقہ ہونا نقل کیا ہے اس پر کتاب کے محقق شیخ علامہ عبد الرحمٰن بن یحیٰی المعلمی الیمانیؒ نے لکھا ہے کہ ’’**لم يثبت هذا عن ابن معين**‘‘ یہ بات یحیٰی بن معینؒ سے ثابت ہی نہیں۔

(الانساب للسمعانی بتحقیق المعلمی، جلد 3، صفحہ 320، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ)

تو یہ ہے اس روایت کا حال جسے مرزا قادیانی نے حضرت مہدی علیہ الرضوان سے متعلقہ احادیث میں سے ’’سب سے زیادہ صحیح‘‘ یا ’’بہت صحیح‘‘ لکھا ہے، جب کہ یہ روایت ضعیف ہونے کے ساتھ اُن دوسری صحیح اور (بعض کے نزدیک) متواتر احادیث کے بظاہر مخالف بھی ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں الگ الگ شخصیات ہیں، پھر اگر اس روایت کو صحیح بھی فرض کرلیا جائے تو اِس سے تو صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے صرف ’’شِــرار‘‘ یعنی بُرے لوگ باقی رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی اور اُس وقت مہدی یعنی ہدایت یافتہ صرف حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہی ہوں گے کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان تو فوت ہو چکے ہوں گے، یہ بات اسی حدیث میں ’’**لاالمهدي الا عيسىٰ بن مريم**‘‘ سے پہلے کے الفاظ ’’**لا تقوم الساعة الا علىٰ شِرار الناس**‘‘ سے سمجھ آتی ہے، لہٰذا اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا کہ چراغ بی بی کا بیٹا غلام احمد قادیانی مہدی ہے، ہمیں تو آج تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ مرزا قادیانی اور اس کی امت قادیانیہ اس بات پر اتنا زور کیوں دیتی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان ایک ہی شخصیت ہیں؟، ہمارا جماعت قادیانیہ کو مفت مشورہ ہے کہ انہیں پہلے اپنا سارا زور یہ ثابت کرنے کے لئے صرف کرنا چاہیے کہ قرآن وحدیث میں کہاں غلام احمد بن چراغ بی بی کو عیسیٰ بن مریم کہا گیا ہے، پھر اس کے بعد یہ مرحلہ آئے گا کہ مہدی کون ہے۔　**(جاری ہے)**

امیر تبلیغی جماعت حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ کی قائد احرار کو دعوت اور ملاقات

قائد احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم 22 رجب 1436ھ مطابق 12 مئی 2015ء بروز منگل، امیر تبلیغی جماعت حضرت حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ کی دعوت پر تبلیغی مرکز رائے ونڈ پہنچے۔ لاہور سے جناب ملک محمد یوسف، جناب میاں محمد اویس، قاری محمد یوسف احرار اور سید عطاء المنان بخاری بھی قائد احرار کے ساتھ تھے۔ مولانا محمد فہیم اور ان کے رفقاء نے قائد احرار کا استقبال کیا۔ حضرت حاجی عبدالوہاب مدظلہٗ آغاز جوانی میں مجلس احرار اسلام سے وابستہ رہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت ومحبت کو جہ سے ابناء امیر شریعت کے ساتھ ہمیشہ شفقت کا اظہار فرماتے ہیں۔ حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے تقریباً پون گھنٹہ حضرت حاجی صاحب مدظلہٗ سے ملاقات کی۔ حضرت حاجی صاحب اکابر سے وابستہ ماضی کے واقعات یاد کرتے رہے اور اپنی دعاؤں سے نوازتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت وعافیت کے ساتھ رکھے اور ان کی دعائیں ہمارے شامل حال رہیں (آمین)